سائنس میں کوئی ایسی عداوت نہیں جو ان دونوں کے اتحاد کو ناممکن کردے۔ اسلام ہی صرف ایک ایسا مذہب ہے جو دنیا کے مشاغل میں مصروف رہ کر روحانی پاکیزگیوں کی طرف متوجہ کرتا ہے بلکہ بعض ارکان ایسے ہیں جو صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ اسلام اور سائنس میں چولی دامن کا ساتھ ہونا چاہیئے۔

نماز کا اصلی مقصد رجوع الی اللہ ہے اور میرے خیال میں بجائے نشست و برخاست کے گوشۂ تنہائی میں بیٹھکر رجوع الی اللہ کیا جائے تو زیادہ روحانی مسرت ہوگی پھر اس طرح ایک خاص جگہ (مسجد) میں جمع ہوکر باقاعدہ قطاریں باندھ کر نیچے اوپر ہونیکے کیا معنیٰ؟ درحقیقت اسلام نے یہ ایک تعلیم دی ہے کہ روحانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ مادی حرکت کے اسلام میں ناقص اشیا ہیں اسی لئے نفل پڑھنا تسبیح پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ علاوہ ازیں حج کے تمام مراسم طواف۔ سعی۔ جمرہ وغیرہ اس بات پر دال ہیں کہ اسلام میں عبادت جسمانی اور روحانی دونوں حرکتوں سے مل کر کامل ہوتی ہے۔ لہذا اسلام اور مادیت میں کوئی بہت بڑا جھگڑا نہیں

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ سائنس کے طلبا اکثر لامذہب ہوتے ہیں۔ اسکی وجہ سائنس کی تعلیم نہیں بلکہ وہ فضا ہے جسمیں یہ تعلیم دی جاتی ہے۔ یورپ سے دہریت کا ایک بے پناہ سیلاب امنڈتا آرہا ہے۔ وہاں نہ عیسائیت ہے نہ یہودیت نہ اسلامیت۔ مذہب کی حفاظت کیلئے ہمیں ایک ایسی فضا پیدا کرنا چاہیئے جس میں لامذہبیت کے زہریلے جراثیم سرایت نہ کرسکیں۔ سائنس ایک لابدی چیز ہے اس کے بغیر کسی کا گذارہ نہیں۔ جو قوم اسکی تعلیم سے غافل رہیگی اس کا وجود جلد دنیا سے محو ہوجائیگا۔ لہذا مذہب کو برقرار رکھتے ہوئے سائنس کی تعلیم کی صرف یہی صورت ہے کہ یہ تعلیم خالص مذہبی فضا میں دی جائے اور یورپ کی لامذہبیت کی فضا سے احتراز کیا جائے۔

پیغامِ حقیقی ہے پیغام محدث کا

(از جناب بہزاد صاحب لکھنوی)

ایمان کی مے سے ہے پُر جام محدث کا — پیغامِ حقیقی، ہے پیغام محدث کا
اسلام کی خاطر ہے، ہے دین سے وابستہ — آغاز محدث کا، انجام محدث کا
ہر لفظ میں اسکی ہے ایمان کی ضیا کاری — اک اشک ندامت ہے انعام محدث کا
ایمان بھرے لوگوں میں بس تذکرہ رہتا ہے — ہر صبح محدث کا ہر شام محدث کا
چھ سال سے کرتا ہے یہ خدمت اہلِ دین — رہتا ہے یہی طرز خوش کام محدث کا
ہر مرد مسلماں کو، یہ مفت ہی ملتا ہے — حق بات کو بتلانا ہے کام محدث کا
بانیِ محدث ہیں بس شیخ عطاء الرحمٰن — ان کی ہی بدولت ہے یہ نام محدث کا
اچھی ہے طباعت بھی اچھی ہے کتابت بھی — مقبول زمانہ ہے یوں نام محدث کا

بہزاد محدث کا انداز نرالا ہے
کیونکر نہ سنے دنیا، پیغام محدث کا

سرورِ دو عالم کی مدنی زندگی

(۲)

(از مولوی حافظ عبدالخالق صاحب متعلم جماعت پنجم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

جنگ احد۔ جنگ بدر میں کفار کے افسر مارے گئے تھے اور ایک مختصر سی مسلمانوں کی جماعت کے سامنے ان کو بری طرح شکست کھانی پڑی تھی یہ ایک ایسا دھبہ تھا جو ان کے قلوب سے کسی طرح محو نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ کفار کو جوش انتقام نے مجبور کیا اور ابو سفیان نے قسم بھی کھالی تھی کہ جب تک مسلمانوں سے انتقام نہ لیلوں گا اسوقت تک غسل کرنا میرے لئے حرام ہے۔ لہذا نہایت اہتمام سے تین ہزار کا لشکر جرار مع ہر قسم کے ساز و سامان کے مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے تیار کیا گیا اور کفار نے اپنا کل تجارتی نفع لشکر کی تیاری میں صرف کردیا اور یہ لشکر مقام احد کی طرف روانہ ہوگیا۔

اس لشکر میں عورتیں بھی تھیں جو رجزیہ اشعار پڑھتی تھیں۔ احد ایک پہاڑ کا نام ہے جسکی مناسبت سے اس مقام کا نام احد ہے جرنیلِ دو عالم کو جب ان حالات سے آگاہی ہوتی ہے تو تمام صحابہ کرام کو جمع کر مشورہ کرتے ہیں بعض نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں رہ کر ان سے مقابلہ کرنا چاہئے یہی آپ کا بھی خیال تھا اور عبداللہ بن ابی منافق بھی حضور کی تائید میں کہنے لگا اتنے زبردست لشکر کا مقابلہ کرنا کارے دارد۔ لیکن اکثر نوجوانان انصار و مہاجرین نے یہ مشورہ دیا کہ یا رسول اللہ کفار ہمارے مقابلہ میں آکر ہماری کھیتیوں کو اجاڑ رہے ہیں اگر ہم مدینہ میں رہیں اور ان کے مقابلہ میں نہ جائیں تو یہ ہماری عین بزدلی کا ثبوت ہوگا لہذا آپ مدینہ سے باہر چلکر ان کا مقابلہ کیجئے ہم اپنی جانیں لڑانے کیلئے تیار ہیں چنانچہ حضور اپنی رائے کے خلاف کثرت رائے کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسی پر عمل کرتے ہیں اور ایک ہزار اصحاب کو لیکر مقابلہ کیلئے روانہ ہوجاتے ہیں لیکن اسمیں سے بھی عبداللہ بن ابی منافق اپنی تین سو کی پارٹی کو لیکر واپس ہوگیا اسوقت مسلمان صرف ۷۰۰ کی تعداد میں رہ گئے۔ اگرچہ اس لشکر اسلام میں اکثر نوجوان ناتجربے کار تھے اور بعض بوڑھے بھی تھے مگر رسول اللہ کی محبت و عشق اور اسلامی جوش نے ان کو نہایت باہمت بنا دیا تھا کفار بدھ کے روز سے میدان میں آئے ہوئے تھے اور حضور بھی نماز جمعہ پڑھکر مقابلے کے لئے نکل پڑے تھے آخر جانبین سے صف آرائیاں شروع ہونے لگیں۔ ابو جہل اور دیگر کفار بہت خوش تھے نہایت مسرت سے صفوں کو مرتب کر رہے تھے اور سمجھ رہے تھے کہ ابھی مسلمانوں کو برباد کردینگے۔ حضور بھی اپنی قلیل جماعت کو لئے ہوئے خدا کے بھروسے پر لشکر کی ترتیب میں مشغول تھے۔ پچاس تیر بازوں کو ایک درہ پر قائم کیا اور ان سے فرمایا کہ تم یہاں سے کسی حالت میں نہ ہٹنا خواہ مسلمانوں کو شکست ہو یا فتح۔ جنگ کا آغاز ہوتا ہے۔ اور قریش کی شریف خاتونیں مقتولین بدر پر ماتم کرتی ہوئی اور انتقام پر ابھارتی ہوئی یہ اشعار پڑھتی ہیں ؎

نحن بنات طارق * نمشی علی النمارق * ان تقتلوا نعانق * او تدبروا نفارق

ہم طارق کی لڑکیاں ہیں اور نرم و نازک قالینوں پر چلنے والی ہیں اگر تم ڈٹ کر مقابلہ کروگے تو ہم گلے سے ملائیں گی اور اگر فرار ہوگئے تو ہم تم سے بالکل جدا ہوجائیں گی۔ قریش کا علمبردار سب سے پہلے مقابلہ میں آتا ہے اور فخریہ

کلمات اپنی زبان سے ادا کرتا ہے حضرت علیؓ اس کے مقابلہ میں نکلتے ہیں اور آناً فاناً جہنم رسید کردیتے ہیں اس کے بعد اس کا بیٹا عثمان آتا ہے اور اس کے پیچھے پیچھے عورتیں دف بجا کر گاتی ہوئی جوش دلاتی ہیں اس کے مقابلے میں حضرت حمزہؓ آتے ہیں اور ایک تلوار مارتے ہیں جو اس کے دو ٹکڑے کر دیتی ہے اب جنگ عام ہو جاتی ہے حضرت ابو دجانہ جیسے پہلوان اسلام اور حضرت علیؓ جیسے خیبر شکن صفوں کو چیرتے پھاڑتے الٹتے ہوئے کفار کا صفایا کر دیتے ہیں۔ آخر تمام کفار کو مجبوراً بھاگنا پڑتا ہے لیکن اسوقت مسلمانوں سے ایک زبردست اصولی غلطی ہوگئی وہ یہ کہ جن تیر اندازوں کو آپ نے درہ پر کھڑا کیا تھا انھوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور مال غنیمت لوٹنے میں مشغول ہو گئے۔ اس اجتہادی غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کفار نے اس موقع کو غنیمت جان کر دوبارہ حملہ کر دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو فتح کے بعد شکست کا منہ دیکھنا پڑا حضور کے شہید ہونیکی غلط خبر لشکر میں پھیل گئی اور مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لیکن جب حضورؐ نے اس منظر کو دیکھا تو آپ نے باآواز بلند یہ ندا دی الیّ عباد اللہ انی رسول اللہ۔ مسلمانو میری طرف آؤ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضورؐ کو بھی اس جنگ میں زخم لگا اور دندان مبارک شہید ہوئے لیکن آپکی زبان پر اسوقت بھی کافروں کے حق میں بجز اظہار افسوس کے اور کچھ نہ تھا . . . .مسلمانوں کے ستر آدمی اس جنگ میں شہید ہوئے پھر مسلمان غیرت میں آئے اور ڈٹ کر مقابلہ کیا اور دوبارہ کفار کو بھگایا ابو سفیان نے پھر حملہ کرنا چاہا مگر ہمت نہ ہوئی آخر کفار کو خائب و خاسر ہو کر واپس مکہ آنا پڑا۔

اس جنگ میں خاتونان اسلام نے بھی نہایت زبردست ایثار کا ثبوت دیا مجاہدین جو زخمی ہو چکے تھے ان کی خدمتیں کیں اور برابر مجاہدین کی معاونت کرتی رہیں ۴۴ حضورؐ کی کیا حالت ہے حتی کہ ایک عورت انصاریہ جس کا شوہر اور بھائی شہید ہوگئے تھے سرور کائنات کا چہرہ دیکھکر بے ساختہ پکار اٹھیں کل مصیبۃ بعدک جلل۔ اب تو کل مصیبتیں آسان ہیں۔

جنگ احزاب۔ گو اس سے قبل متعدد غزوات ہو چکے تھے بہت سے سریئے آپ نے جگہ جگہ کفار کے مقابلے کے لئے روانہ کئے تھے محض اسلئے کہ کسی زبردست جنگ کا آغاز نہ ہو مگر کفار کب چاہتے تھے کہ مسلمان کسی حالت میں بھی چین کی زندگی گذاریں یہودیوں کو جلاوطن کرنے کی وجہ سے وہ خیبر میں جاکر آباد ہو گئے تھے وہ الگ جھنجلائے ہوئے تھے غرض یہ کہ تمام کفار یہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے اور دنیا میں اسلام کا نام باقی نہ رہے لہذا ۵ھ ذیقعدہ کے مہینہ میں کفار مکہ نے مدینہ پر حملہ کیا اور ان کے ابھارنے پر دیگران قبائل نے بھی ان کا ساتھ دیا جو مدینہ کے آس پاس آباد تھے یہ تمام کفار کی مشترکہ طور پر مسلمانوں کو ملیامیٹ کرنیکی آخری کوشش تھی۔ قریباً ان کی تعداد چوبیس ہزار تھی سرور کائنات کو اطلاع ہونیکے بعد آپ اصحاب کرام کو جمع کرتے ہیں اور مشورہ کرتے ہیں حضرت سلمان فارسیؓ نے یہ مشورہ دیا کہ یا رسول اللہ اس عظیم الشان سیلاب کو فوری طریقہ پر روکنے کا ذریعہ اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ مدینہ کے اطراف میں خندق کھدوادی جائے چنانچہ آپ نے اپنے تمام اصحاب کو خندق کھودنے کا حکم دیدیا اور خود بھی نہایت جانفشانی سے خندق کھودنے میں شریک ہو گئے۔ اس حالت میں بھی مسلمان اسقدر خوش تھے کہ وہ خوشی بڑے سے بڑے تخت و تاج والے بادشاہ کو نصیب

۴۴-۱۰ ان میں سے بعض کے شوہر اور دیگر اقارب شہید ہوئے تھے لیکن وہ بار بار یہی سوال کرتی تھیں کہ